REGD No. L.5254

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ
۱۴ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۱ وفا ۱۳۳۸ھش ۲۱ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۷۰

ربوہ کے نواحی دیہات میں خدام کی امدادی مساعی

چار منہدم مکانوں کا ملبہ اٹھانے کے علاوہ تیس فٹ لمبی دیوار کی مرمت

ربوہ ۲۰ جولائی ۔ ربوہ کے سیلاب زدہ نواحی دیہات میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ریلیف کا کام بدستور جاری ہے ۔ روزانہ ہی خدام کی امدادی پارٹیاں سیلاب زدہ بستیوں میں جا جا کر مصیبت زدگان کے گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھا کر ان کی از سرنو تعمیر کا انتظام کر رہے ہیں ۔ گزشتہ دو دنوں میں تین امدادی پارٹیوں نے ٹھٹھہ غلام شاہ وہاب دی جھلار اور چک ٹھٹھو مرمیں چھ گرے ہوئے مکانوں کا ملبہ اٹھا کر جگہ کو صاف کیا اور شہتیر اور کڑیاں وغیرہ جو ملبہ میں دبی پڑی تھیں انہیں نکالا ۔ علاوہ ازیں ایک پارٹی نے محلہ دارالیمن میں ایک تیس فٹ لمبی اور چار فٹ اونچی دیوار کی دونوں طرف سے لپائی کر کے اسے مضبوط بنایا ۔ نیز ان دو دنوں میں بعض بستیوں کی طرف سروے پارٹیاں روانہ کی گئیں ۔ تاکہ ان بستیوں کے نقصان کا اندازہ لگا کر ضرورت کے مطابق وہاں امداد روانہ کی جائے ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

"کل طبیعت عام طور پر قدرے بہتر رہی ۔ نقرس کی تکلیف میں ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا"

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ نخلہ

نخلہ ۱۹ جولائی بوقت گیارہ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت عام طور پر قدرے بہتر رہی ۔ نقرس کی تکلیف میں کوئی خاص افاقہ ابھی تک نہیں ہوا ۔ رات نیند آ گئی ۔ آج صبح ٹانگ کی درد کی اور چکروں کی شکایت فرماتے ہیں ۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

خاکسار :۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱۱ بجے صبح ، نخلہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

امتحان بی ایس سی کے نتائج پر مشتمل پنجاب یونیورسٹی کے نوٹیفکیشن کے مطابق بی ایس سی کے امتحان میں مکرم ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب کے صاحبزادے منیر احمد عطاء اللہ (رول نمبر ۱۱۰۲) نے ۳۶۵ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں سوم پوزیشن حاصل کی ہے فالحمد للہ ۔ وہ گورنمنٹ کالج لاہور کی طرف سے امتحان میں شریک ہوئے تھے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو ہر جہت سے مبارک کرے ۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے ۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا بی اے کے امتحان میں شاندار نتیجہ

۲۴ طلباء میں سے ۲۱ کامیاب ہو گئے

امسال تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے ۲۴ طلباء بی ۔ اے کے امتحان میں شامل ہوئے تھے جن میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مندرجہ ذیل ۲۱ طلباء پاس ہو گئے ہیں ۔ الحمد للہ (پرنسپل)

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۶۸۸۲	لطیف احمد بھٹہ	۲۱۳
۶۸۸۳	داؤد احمد	۲۳۱
۶۸۸۵	محمد ہارون خان	۲۳۲
۶۸۸۶	رشید احمد	۲۳۵
۶۸۸۸	سعید عبدالغنی	۲۹۷
۶۸۹۰	نجم الحق	۲۵۱
۶۸۹۱	ہارون خان	۲۷۶
۶۸۹۲	منظور احمد شاکر	۲۴۶
۶۸۹۳	مرزا حنیف احمد	۲۶۹
۶۸۹۴	بشیر احمد چیمہ	۲۵۱
۶۸۹۵	محمد ہادی	۲۳۳
۶۸۹۶	ظفر اقبال	۲۸۵
۶۸۹۷	مرزا غلام احمد	۲۹۳
۶۸۹۸	محمد ایاز خان	۲۴۶
۶۸۹۹	حبیب الرحمٰن درد	۲۲۰
۶۹۰۰	سلیم احمد ناصر	۲۴۲
۶۹۰۱	مرزا صادق علی ظفر	۲۴۷
۶۹۰۲	شاہد احمد خان پاشا	۲۳۹
۶۹۰۳	منور شمیم خالد	۲۶۵
۷۸۴۴	احسان الحق خان	۲۳۷
۷۸۴۵	محمد علی رائے	۲۲۵

بی اے میں ۵۴ فی صد طلباء کامیاب ہوئے

لاہور ۲۰ جولائی ۔ پنجاب یونیورسٹی نے آج اپریل ۱۹۵۹ء میں منعقد ہونے والے بی ۔ اے کے امتحان کے نتیجے کا اعلان کر دیا ہے ۔ اس مرتبہ اس امتحان میں زنانہ گورنمنٹ کالج لائل پور کی ایک طالبہ مس شمیم اختر اول آئیں ۔ انہوں نے ۵۰۳ نمبر حاصل کئے ہیں ۔ امسال اس امتحان میں مجموعی طور پر چار ہزار چھ سو چھتیس طلباء نے شرکت کی ۔ جن میں سے اکیس سو طلباء کامیاب ہوئے ۔ اور اس طرح اس امتحان کا نتیجہ ۵۴.۳ فی صد رہا ۔

بیرونی امداد کے لئے ۳½ ارب ڈالر

واشنگٹن ۱۹ جولائی ۔ ایوان نمائندگان اور سینٹ کی مشترکہ کمیٹی نے سنہ ۶۰-۵۹ء کے لئے بیرونی امداد کی مد میں تین ارب ۵۵ کروڑ ۶۴ لاکھ ڈالر کی رقم منظور کی ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۹ء

"سچی بات"

سچی بات کہنا کتنا مشکل ہے۔ اس کا اندازہ مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی کی حالت زار پر غور کرنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ آپ اپنے ہفت روزہ میں "سچی باتیں" کے زیر عنوان اداریہ نوٹ تحریر کیا کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھی ان میں احمدیوں کے متعلق بھی ڈرتے ڈرتے کوئی سچی بات لکھ جاتے ہیں۔ آپ کے ڈر کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے "اینٹ پھینک" اہل علم حضرات آپ کی اس بات پر خوش نہیں۔ چنانچہ صدق جدید مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۹ء میں صفحہ ۶ پر مولانا ابو نظر صاحب مرحوم کے ایک مختصر مقالہ کے حاشیہ پر خود اعتراف فرماتے ہیں کہ

"خصوصاً جبکہ اس کی اشاعت سے ایک دو نہیں بہت سے عزیز دل دوستوں اور محترم بزرگوں کی ناخوشی لازمی ہو —— اس خاص مبحث (احمدیت ناقل) پر مشکل ہی ہے۔ کہ اس کے چھڑتے ہی اکثر لوگ جوش اور طیش میں آ جاتے ہیں۔ ماضی اور حال میں گنتی کے چند صاحب ایسے نکلے۔ جو اس تذکرہ کے وقت جذبات پر قابو رکھ سکے۔ مولانا شبلی، مولانا ابوالکلام، مولانا محمود حسن خان ٹونکی (صاحب معجم المصنفین وغیرہ) مولانا محمد علی افضل العلماء ڈاکٹر عبدالحق۔ صوفی نذیر احمد اور حکیم ابو النظر اس وقت تو یہی نام یاد پڑ رہے ہیں۔"

(صدق جدید ۱۳ مارچ ۱۹۵۹ء)

مولانا کی اس بات کی تصدیق ایک لاہوری ہفت روزہ کے مندرجہ ذیل حوالہ سے اچھی طرح ہوتی ہے۔ چنانچہ معاصر مذکور لکھتا ہے۔

"اخبار صدق جدید لکھنؤ کا ایک شذرہ "مشرقی پنجاب کی خبر ہے کہ اخبار یہ دونوں بھائی جب پیدل دورہ کرتے کرتے وہاں پہنچے تو انہیں ایک وفد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرۃ نبوی پر انگریزی کتب پیش کیں۔ یہ وفد قادیان کی جماعت احمدیہ کا تھا۔ خبر پڑھ کر ان سطور کے راقم پر جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اخبار یہی نے دورہ اودھ کا بھی کیا بلکہ خاص قصبہ دریاباد میں قیام کرتے ہوئے گئے۔ لیکن اپنے کو اس قسم کا تبلیغی تحفہ پیش کرنے کی توفیق نہ ہوئی نہ اپنے کو نہ اپنے کسی ہم مسلک کو ندوی دیوبندی تبلیغی اسلامی جماعتوں میں سے آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب بھی کوئی موقعہ اس قسم کی تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے یہی "خارج از اسلام" جماعت بازی لے جاتی ہے۔ اور ہم سب دیندار دیکھتے رہ جاتے ہیں"۔

ان سطور کے راقم سے مراد مولانا عبدالماجد دریابادی ہیں۔ جو کوئی موقعہ جماعت احمدیہ کی "اسلامی خدمات" کے اچھالنے یا اگر کسی طرف سے اس پر حملہ ہو۔ تو اس کی مدافعت میں سینہ سپر ہونے کا جانے نہیں دیتے اور فی الواقعہ یہ سوچنے کی بات ہے کہ اخبار مولانا عبدالماجد کی سادہ لوحی کو دی جائے۔ یا ان کی پرکاری کو ان کی نظر ہمیشہ اسی قسم کی سطحی اسلامی خدمات پر رہتی ہے۔

سوچنے کی بات یہ نہیں تھی کہ دونوں بھائی مشرقی پنجاب گئے۔ تو ایک وفد نے ان کی خدمت میں قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرت نبوی پر انگریزی کتابیں پیش کیں بلکہ سوچنے کی بات یہ تھی کہ ان انگریزی ترجمہ قرآن مجید اور سیرت نبوی پر انگریزی کتابوں میں قرآن کی تعلیمات اور سیرت نبوی کا جو حلیہ بگاڑا گیا ہے وہ داد کے قابل ہے یا فریاد کے لائق اور سوچنے کی بات یہ بھی تھی کہ دونوں بھائی صاحب صرف مشرقی پنجاب ہی نہیں گئے تھے۔ ہندوستان کے ہر صوبہ میں انہوں نے بھی وہاں کا دورہ کیا تھا۔ اور دوسرے شہروں میں بھی گئے تھے۔ جیسا کہ دریاباد گئے۔ اور جماعت احمدیہ کے مشن اور افراد دہلی لکھنؤ الٰہ آباد مدراس بمبئی کہاں نہیں ہیں۔ مگر کہیں بھی اس خادم اسلام جماعت کے کسی فرد نے قرآن مجید کا انگریزی میں کتابیں پیش نہ کیں۔ آخر صرف مشرقی پنجاب میں کیا خصوصیت تھی کہ وہیں ایسا وفد نے یہ تبلیغی خدمت سرانجام دے دی۔ اگر مولانا عبدالماجد کو یا ان کے ہم مسلک کسی ندوی۔ دیوبندی تبلیغی اسلامی جماعتوں میں سے اس قسم کی تبلیغی خدمت کا موقعہ پیش نہیں آیا تھا تو سارے ہندوستان میں جماعت احمدیہ کو بھی کیوں پیش نہیں آیا تھا۔ کیا اس کی وجہ "تبلیغی" سے زیادہ "پرچار کا" نہیں۔ یعنی قادیان مشرقی پنجاب میں ہے۔ اور اس کو خبروں میں نمایاں کرنا۔ اور مسلمانوں میں جو لوگ مولانا عبدالماجد جیسے سادہ لوح ہوں ان پر اثر ڈالنا یعنی مقصود قرآن اور سیرت نبوی کی تبلیغ نہیں تھا۔ بلکہ قادیانیت کا پروپیگنڈا" ....

مولانا عبدالماجد کو خدا جانے اتنی بات سمجھنے کی توفیق کیوں نہیں ہوتی۔ کہ قادیانی ان کی سادہ لوحی کی ان باتوں کو اپنی دعوت باطل کے فروغ دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ آج ہی الفضل نے ان کے اس شذرے کو اپنی جماعت کی "شاندار اسلامی خدمات" کا نام دے کر اچھالا ہے۔ حالانکہ اہل نظر سے اس خدمت کی شانداری مخفی نہیں"۔

یہ احساس کمتری کا ایک نادر نمونہ ہے معاصر نے مولانا کو دھمکی دے کر کہ وہ کیوں "جماعت احمدیہ" کے حق میں کبھی کبھی کوئی خیر کا کلمہ کہہ دیتا ہے۔ اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ "سچی بات" کہنا کسی کے لئے کتنا مشکل ہے۔ اور پھر اس بات کا ثبوت دیا ہے۔ کہ جب انسان کے پاس غصہ ہی غصہ ہو اور کوئی جواب نہ بن پڑے تو وہ کس طرح الکھڑی الکھڑی باتیں کرنے لگتا ہے۔ اور اپنی کم مائیگی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ اب جس بھی "دیندار" نے جو معاصر کا ہمدرد نہ ہوگا۔ معاصر کے یہ ارشادات عالیہ پڑھے ہوں گے۔ اس نے اپنا سر پیٹ لیا ہوگا شاید

پھر ہر سنجیدہ مسلمان جو قوم میں اتحاد و اتفاق چاہتا ہے۔ اسے پڑھ کر ضرور سوچا ہوگا کہ اس قسم کے اہل علم کہلانے والے حضرات کی موجودگی میں جو کسی کے متعلق کوئی کلمہ خیر سننے کی بھی تاب نہیں رکھتے مسلمانوں کی باہم فرقہ وارانہ تلخیاں کس طرح دور ہو سکتی ہیں۔ اور حکومت ان سے یہ نشہ کس طرح چھڑا سکتی ہے؟

کتنی لاجواب دلیل ہے کہ ہندوستان میں جگہ جگہ جماعت احمدیہ موجود ہے۔ سب نے دونوں بھائیوں کو قرآن کریم کیوں نہیں پیش کیا صرف قادیان والوں نے کیوں پیش کیا ہے۔ یہ سب پروپیگنڈہ ہے۔ اس لئے اگر دوسری کسی جماعت یا فرد نے پیش نہیں کیا تو کیا ہوا۔ وہ اور بڑی بڑی خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں یعنی ع

بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

خلاف لاہور کے کالج میں جب ہمارے امیر جماعت اپنا مضمون پڑھ رہے تھے۔ تو انہوں نے وہ وہ تالیاں بجائیں۔ کہ تمام ہال گونج اٹھا اور تمام مہمان پیکر حیرت بن کر انہیں دیکھتے رہے۔ جب انہیں مضمون ختم کرنے کی اجازت نہ ملی۔ تو ہم کالج ہی سے غیب ہو گئے۔ کیا یہ خدمت اسلام نہیں؟ پھر اس تحقیقات کا سہرا کس کے سر پر ہے کہ فارسی لفظ کوزہ کی جمع کیزان بنا لی گئی ہے۔ حالانکہ اس تحقیقات کے دوران ہمیں "ہتک" سے دوچار ہونا پڑا۔ البتہ اگر ہندوستان کی تمام جماعتیں دونوں بھائیوں کو قرآن مجید کا ایک ایک ترجمہ پیش کرتیں۔ تو پھر واقعی مولانا کی طرح ہم پر بھی گھڑوں پانی پڑ جاتا۔ یہ کیا کہ جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کا ترجمہ تو پیش کیا۔ صرف ایک جگہ اور مولانا تڑپ تڑپ گئے۔ تاہم مولانا عبدالماجد صاحب بھی "سچی بات" کہنے میں بڑے ڈھیٹ واقع ہوئے ہیں۔ اب کے صدق جدید میں انہوں نے وہ حادثہ بھی چھاپ دیا ہے۔ جو مدراس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید کا ترجمہ اور دیگر لٹریچر پیش کرنے کے متعلق ظہور پذیر ہوا ہے حالانکہ معاصر کی دھمکی اس سے کہیں پہلے شائع ہو چکی تھی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے اس کے مطالعہ سے معاصر پر کیا گزری ہوگی کہ قلم تک جنبش میں نہیں آ سکا یا سمجھتے ہوں گے کہ ع

کہے سے کچھ نہ ہوا پھر کہو تو کیونکر ہو

یہ بات اپنی جگہ پر ہے کہ جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے تقریباً تمام بڑے بڑے انسانوں کے پاس اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی لٹریچر پیش کئے ہیں۔ دونوں بھائیوں اور دلائی لامہ کو تراجم اور سیرۃ النبی کا لٹریچر پیش کرنا کوئی غیر معمولی واقعات نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اپنی خاص رحمت سے فعالیت کی صفت عطا فرمائی ہے۔ وہ اپنی ان ادنیٰ خدمات پر مغرور نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے۔ کہ وہی اس بے بساط جماعت سے کچھ اسلامی خدمات لے رہا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے دعاوی رکھنے والی جماعتیں سوائے "احساس کمتری" کے اظہار کے اور کوئی سرمایہ اپنے پاس نہیں رکھتیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

سپین میں تبلیغ اسلام

ایک ہسپانوی نوجوان کا قبولِ اسلام۔ متعدد افراد کو تبلیغ اور لٹریچر کی تقسیم

(از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ایک ہسپانوی نوجوان کا قبول اسلام

ایک دوست جو مراکش میں رہ چکے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہوئے ہیں۔ ایک روز تبلیغ کر رہا تھا۔ انہوں نے کافی دلچسپی ظاہر کی اور اسلامی اصول کی فلاسفی خرید کر لے گئے۔ جب انہوں نے کتاب حاصل کی تو ایک ہسپانوی کٹر کیتھولک انہیں کہنے لگے کہ پادری صاحب کی اجازت کے بغیر یہ کتاب پڑھنا آپ کو گنہ گار بنا دے گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ میرا ایمان میرے ساتھ اور پادری صاحب کا ایمان پادری صاحب کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل اور سمجھ محض اس لئے ہی دی ہے کہ وہ خود حق کی تلاش کر کے اس کی پیروی کرے۔ جب خالقِ حقیقی نے ہر بنی نوع انسان کو حق و باطل میں امتیاز کرنے کے لئے قابلیت عطا فرمائی ہے تو حق کے پہچان کے لئے پادری صاحب سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور ان کی اجازت طلب کرنے کے بغیر کتاب کا پڑھنا ہرگز گناہ کا ارتکاب نہیں۔ یہ نوجوان مشن ہاؤس میں آئے اسلام کا اقتصادی نظام بھی پڑھا اور بیعت کا فارم پُر کر کے اسلام قبول کر لیا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے وہ اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ اسلام کرتے رہتے ہیں۔ اور دو نئے احباب کو بھی مشن ہاؤس میں لا چکے ہیں۔

ایک پادری کو تبلیغ اسلام

ایک روز راستہ میں ایک پادری صاحب مل گئے۔ ان سے مذہبی گفتگو شروع ہو گئی۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ پادری صاحب دوستانہ رنگ میں گفتگو کرتے رہے اور کہنے لگے کہ میں مانتا ہوں کہ سپین میں کیتھولک چرچ کے اکثر کارکن سخت متعصب ہیں۔ اور ان میں رواداری نہیں پائی جاتی۔ مگر میں رواداری کا جذبہ رکھتا ہوں۔ میں نے ان کو اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ پیش کیں۔ اور انہوں نے تسلیم کیا کہ اسلام کا ہمیں اسی قدر پتہ ہے جو ہمیں مصنفین پیش کرتے ہیں۔ اختلاف عقائد کی وجہ سے یہ عین ممکن ہے کہ اسلام کا صحیح نقشہ ہمارے سامنے نہ آیا ہو۔ یہ گفتگو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ وفات مسیح کا مسئلہ بھی بیان کیا۔ ان کو مشن ہاؤس میں بھی آنے کی دعوت دی۔

میڈرڈ یونیورسٹی کے ایک مشہور پروفیسر ڈاکٹر کو تبلیغ

Dr. Orbaneja جلدی امراض کے مشہور ڈاکٹر ہیں۔ خاکسار کو ایگزیما کی تکلیف ہے۔ ان کی خدمت میں طبی معاینہ کی غرض سے حاضر ہوا۔ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ انہیں بتایا کہ آج دنیا روحانی طور پر سخت مریض ہے۔ لوگ گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روحانی امراض کا ماہر ترین ڈاکٹر یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ جو روحانی اندھوں کو بینائی بخشتے ہیں۔ جو روحانی بہروں کو شنوائی بخشتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "اسلام کا اقتصادی نظام" بطور تحفہ پیش کیا۔ جو انہوں نے نہایت خوشی سے لیں۔ اور وعدہ کیا کہ وہ ان کتب کو ضرور پڑھیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ایک نرس بھی موجود تھیں۔ انہیں بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور انتظار کے کمرہ میں قریباً بیس مریضوں کو بھی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ پولیس کے ایک سارجنٹ اپنی بیٹی کو طبی معائنہ کی غرض سے لائے ہوئے تھے۔ وہ گفتگو میں خاصی دلچسپی لیتے رہے۔ مریضوں کو یہ بھی بتایا کہ اصل شفا تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے گو اس نے ہر بیماری کا علاج پیدا کیا ہے۔ پس ظاہری معائنہ و علاج کے علاوہ ہمارا اصل بھروسہ اور اعتماد اسی شافی باری تعالیٰ پر ہونا چاہیئے اور ہمیں آخرت کی ہمیشہ فکر رکھنی چاہیئے اور روح کی تندرستی کو جسمانی صحت سے بھی زیادہ اہمیت دینی چاہیئے۔ جس کی روح صحت مند ہے۔ وہ نجات یافتہ ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ اکثر کو ملاقاتی کارڈ تقسیم کئے۔ اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔

ایک عراقی ڈاکٹر صاحب کی مشن میں آمد

ایک اتوار کی شام کو فلسفہ و ادب کے ڈاکٹر عراقی باشندے مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ حیرت کا اظہار کیا۔ کہ آپ اس ملک میں تبلیغ کیسے کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے متعلق ان کو معلومات بہم پہنچائیں۔ کہنے لگے میڈرڈ میں ایک بہائی خاتون کو جانتے ہیں۔ انہیں بھی آپ کے مشن کا پتہ دوں گا۔ وہ بھی مسلمان ہیں۔ میں نے کہا آپ بہائی لوگوں کو کیسے مسلمان تصور کرتے ہیں۔ جبکہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے ہی انکار کرتے ہیں۔ اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ تو یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی صورت میں جو شریعت نازل ہوئی ہے وہ مکمل، دائمی اور آخری اور عالمگیر ہدایت ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک بغیر کسی تبدیلی کے مکمل ضابطہ حیات اور لائحہ عمل ہے۔ بہائی لوگ تو قرآن کریم میں سے تبدیلی کر چکے ہیں۔ گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ بھی نئی روشنی کے مسلمان ہیں پردہ وغیرہ کو اسلام کا حکم نہیں جانتے۔ ہر وقت وغیرہ کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ جب انہیں سلسلہ کی بعض کتب بطور تحفہ پیش کیں تو کہنے لگے۔ میں تو عالم مسلمان ہوں۔ مجھے ان کتب کے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اسلام کا آپ لوگوں سے زیادہ علم ہے۔ میں نے کہا آپ فلسفہ و ادب

کلماتُ طیباتُ حضرت مسیحِ موعود علیہ السّلام

عمل ایمان کا زیور ہے

اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے مومن ایک خوبصورت ہوتا ہے جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے اسی طرح پر ایک ایماندار کو اس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اسکی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا۔ وہ خدا کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے جب وہ اپنی رضا کو رضا الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیم بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح و سلامت نکال لیتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں ÷

(ملفوظات صفحہ ۳۵۹-۳۶۰)

عید کی قربانیوں کا مسئلہ

جانور اور نقد رقم کا سوال

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

آجکل بعض حلقوں میں عید کی قربانیوں کا مسئلہ زیر بحث ہے اور بعض علماء بھی (گوان کی تعداد بہت قلیل ہے) اس طرف مائل نظر آتے ہیں کہ اس زمانہ میں عید کے موقعہ پر جانوروں کی قربانی کی جگہ کسی قومی فنڈ میں نقد روپیہ جمع کرا دینا بہتر ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں جانوروں کی قربانی میں ملکی دولت کا ضیاع ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہی سوال مجھ سے ایک معزز غیر احمدی دوست نے ۱۹۵۰ء میں بھی کیا تھا جس کا جواب میری طرف سے الفضل کی چار اشاعتوں میں اگست و ستمبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا تھا۔ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ وقت کی ضرورت کے پیش نظر ان چار مضمونوں کو رسالہ کی صورت میں اکٹھا کرکے شائع کر دیا جائے تو انشاء اللہ مفید ہوگا۔ سو جو دوست اس بارے میں کوئی مزید سوال دریافت کرنا چاہیں وہ مجھے لکھیں تاکہ اگر ضروری ہو تو اس سوال کا جواب بھی مجوزہ رسالہ میں شامل کر دیا جائے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ پہلے میرے شائع شدہ چاروں مضمونوں کو غور سے پڑھ لیا جائے۔ اگر ان کے سوال کا جواب پہلے مضمونوں میں آچکا ہے تو سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا وقت یونہی ضائع نہ ہو۔

میرے یہ مضامین ذیل کی چار قسطوں میں شائع ہوئے تھے۔

(۱) الفضل ۱۸ اگست ۱۹۵۰ء — (۲) الفضل ۱۹ اگست ۱۹۵۰ء

(۳) الفضل ۲۰ اگست ۱۹۵۰ء — (۴) الفضل ۹ ستمبر ۱۹۵۰ء

ان مضمونوں کے پڑھنے کے بعد بھی اگر ضرورت سمجھی جائے تو مزید سوال بھجوایا جائے ورنہ بعض دوستوں کا خیال ہے کہ خدا کے فضل سے یہ مضامین کافی جامع ہیں اور ان کو معمولی نظر ثانی کے بعد شائع کر دینا کافی ہوگا۔ واللہ الموفق۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲ جون ۵۹ء)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں[18]

سالانہ اجتماع۔ بمقام ربوہ

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ بتاریخ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جیسا کہ خدام کو معلوم ہے۔ ہمارا یہ اجتماع مذہبی اجتماع ہوتا ہے۔ جس میں انہیں مذہبی اخلاقی اور روحانی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ تربیت ہماری آئندہ زندگی کے لئے ضروری ہے پس اپنے اس اجتماع میں خدام کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونا چاہیئے۔

اجتماع کی تفصیلات انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً الفضل اور خالد میں شائع کی جاتی رہیں گی۔ قائدین مجالس اور اراکین مجالس کو ابھی سے اجتماع میں شمولیت کے لئے پوری تیاری شروع کر دینی چاہیئے اور اپنے اس اہم اور قومی اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطال اللہ بقاءکم لا اطلع مشہوس طالعہ کی بیماری کی اطلاع دے کر خاص دعا کی تحریک کی حضرت اقدس کے ہر دو پیغامات کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کرکے سنایا۔ تمام احباب جماعت حضور پر نور کی صحت کاملہ اور لمبی عمر کے لئے دردِ دل سے دعا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو اپنے فضل و کرم اور خاص قدرت سے کامل شفا بخشے اور حضور اقدس کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر لمبی مدت تک قائم رکھے۔

آمین اللّٰھم آمین

درخواست دعا

میرا بھائی خواجہ محمد طفیل عرصہ پانچ ماہ سے سخت بیمار چلا آرہا ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے آمین (خواجہ عبدالغفار جان سبزی فروش غلہ منڈی۔ ربوہ)

مختلف موقعوں پر تبلیغ

Uraquary کی یونیورسٹی کی لائبریری کی ایک خاتون لائبریرین سے تعارف ہوا۔ انہیں تبلیغ کی اور اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی بطور تحفہ دیں۔ اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوۃ دی Cuba کی ایک فیملی کو تبلیغ کی اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوۃ دی۔ ایک روز ہسپتال میں ایک صاحب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ انہیں اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کے لئے دیا۔ فلیٹ کی تلاش کے سلسلہ میں متعدد جگہ چلنا پڑا اور ہر جگہ خداتعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کا موقعہ میسر آیا۔ ایک فیملی نے گھر پر بلاکر ہماری باتوں کو سنا۔ اسلام کا اقتصادی نظام اور اسلامی اصول کی فلاسفی خریدی۔ ایک صاحب کو کھانے پر مدعو کیا۔ اور اسلام کی تبلیغ کی۔ ہر دو کتب مطالعہ کے لئے لے گئے۔ ایک فوجی افسر صاحب کو تبلیغ کی جن کے ایک لڑکے پادری بھی ہیں۔ ایک روز چار افراد مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی اطلاع اور اسلام کے بنیادی اصول بیان کئے۔ ایک روز ہمارے نومسلم بھائی محمد یوسف صاحب اپنے ساتھ ایک خاتون کو مشن ہاؤس میں لائے۔ انہیں سورہ مریم کی متعدد آیات کی تفسیر بیان کرکے تبلیغ کی۔

ایک اور ماہر ڈاکٹر کو تبلیغ

خاکسار اپنی بیماری کے سلسلے میں ایک ماہر ڈاکٹر سے طبی معائنہ کی غرض سے ہسپتال گیا۔ ڈاکٹر صاحب کے آنے تک متعدد لوگوں کو تبلیغ "وادی حجارہ" کے ایک میاں بیوی کو جب توحید کا مسئلہ بتایا۔ تو بہت خوش ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کو ہر دو کتب دیں۔ انہیں بھی مشن ہاؤس میں آنے کی دعوۃ دی۔ ہسپتال سے نکل کر تین احباب کو آواز دیکر کھڑا کر لیا۔ اور انہیں بھی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ انہیں اسلام کا اقتصادی نظام مطالعہ کیلئے دیا ایک روز میڈرڈ سے ۶-۷ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں مکان کی تلاش میں گئے۔ ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کو تبلیغ کی۔

ایک نوجوان کو بائیبل خوب یاد ہے اور توحید کی تائید میں ایک کیتھولک کے خلاف میری مدد کرتے رہے۔ انہیں اسلامی اصول کی فلاسفی مطالعہ کے لئے دی اور مشن ہاؤس میں آنے کی دعوۃ دی۔

ایک نومسلم فیملی کے گھر پر گئے۔ چار پانچ نومسلم احباب باقاعدہ مشن ہاؤس میں آئے انہیں سب کو سیدنا حضرت المصلح الموعود

کے ڈاکٹر ہیں۔ ان کتب کے پڑھنے سے یقیناً آپ کے علم میں مزید اضافہ ہوگا۔ اسلامی تعلیم کے متعلق مختلف پہلوؤں کا آپ کا علم ہوگا۔ اس پر وہ کتب لینے پر راضی ہوگئے ایک ہسپانوی دوست بھی گفتگو کے وقت موجود تھے۔ ان سے بھی تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

دو خواتین کی اسلام کے متعلق گہری دلچسپی

یہ دو میٹرک پاس خواتین ہیں۔ ان کو ہمارے مشن کا علم ہوگیا اور فون پر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اسلام کے متعلق دلچسپ سوالات کئے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بے شمار معجزات دکھائے۔ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ نے بھی معجزات دکھائے۔ میں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ معجزات تمام انبیاء سے بڑھ کر ظاہر ہوئے، قرآن کریم بلکہ قرآن کریم کا ہر لفظ خود معجزہ ہے آسمانی تائید و نصرت۔ اسلام کا فتح و غلبہ۔ فتح مکہ۔ مختلف جنگوں میں معجزانہ کامیابی یہ سب معجزے ہیں۔ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسیہ سے ایسے صحابہ کرام کی جماعت پیدا کی۔ جنہوں نے خلق عظیم کا اعلیٰ زندہ اور شاندار نمونہ پیش کیا ہے۔ ان کی تقلید سے انسان کامل انسان بن سکتا ہے۔

ایک ہندو دوست کو تبلیغ اسلام

ہندوستانی سفارت خانہ کے سٹاف کے ایک ہندو دوست اتم صاحب نے اپنے ہاں چائے پر مدعو کیا۔ انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا Massage of Peace بطور تحفہ دی۔ تناسخ کے مسئلہ پر کافی بحث ہوتی رہی۔ انہیں بتایا کہ یہ دنیا ابتلاء ہے۔ یعنی امتحان کی غرض سے اللہ تعالیٰ انسان کو اسی دنیا میں پیدا فرماتا ہے۔ اور ہر ایک کی قابلیت اور استعداد کے مطابق اس کے عملوں کا پھل دیکر اگلے جہان میں روحانی طور پر جزا و سزا دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتا ہے۔ ان کو مشن ہاؤس میں آنے کی دعوت دی۔ ان کے پڑوس میں ایک ہسپانوی انجینئر صاحب (جو رہتے ہیں) ان کی لڑکی کو بھی تبلیغ کی اور انہیں اپنے والدین کے ساتھ مشن ہاؤس میں آنے کے لئے کہا۔

حکومت کی ذمہ داری اور ہمارے فرائض

از ڈویژنل دفتر محکمہ اطلاعات ملتان ڈویژن

ہم نے پاکستان کا ایک دلکش تصوّر قائم کرکے اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ خدا کا شکر ہے کہ ۱۹۴۷ء میں ہم پاکستان کے نام سے ایک آزاد مملکت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور یہ آزاد مملکت ۱۹۴۷ء سے اب تک قائم ہے۔ اگرچہ اس نے ہزاروں سیاسی چالوں کا مقابلہ کیا اور اکثر مواقع ایسے آئے کہ اندرونی اور بیرونی تخریبی سازشوں نے اس کو بہت ہی خستہ اور بدحال بنا دیا لیکن خدا کا فضل وکرم شامل حال رہا کہ دشمنوں اور منافقوں کی ریشہ دوانیوں کے باوجود اس کی سالمیت برقرار رہی۔ وقار وعظمت کا علم بلند رہا اور انشاء اللہ رہے گا۔

۱۹۴۷ء سے قبل جب کہ انگریز اس ملک پر حکمرانی کر رہا تھا۔ مسلمانوں کو ایک مفلوج قوم بنا دیا گیا تھا۔ مسلمانوں میں تعلیم عام کرنے کی تحریک لے کر اٹھے۔ مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرکے قومی شعور پیدا کیا اور اسی قومی شعور کے سبب پاکستان بنانے میں ہندوستان کے مسلمانوں نے من تن دھن کی بازی لگا دی علی گڑھ یونیورسٹی کے غیور اور باشعور طلبہ درہ خیبر سے لے کر سلہٹ تک پھیل گئے انہوں نے پاکستان کے تصور کو ہر مسلمان کے سامنے پیش کرکے حصول پاکستان میں نمایاں حصہ لیا۔

ان کوششوں کے نتیجہ میں مسلمان پاکستان کے تصور میں نہایت خوش وخرم تھے۔ لیکن مسلمانوں کی تعلیمی حالت بہت پست تھی وہ موجودہ زمانہ کے جمہوری نظام حکومت سے بالکل نہ سہی لیکن ایک حد تک ناآشنا تھے۔ عوام زیادہ تر جاہل تھے۔ وہ حکومت کا مطلب کچھ اس قسم کا سمجھتے تھے۔ اور بہت سے اب بھی سمجھتے ہیں کہ حکومت ایک ایسا ادارہ ہے۔ جس کے پاس دولت وخزانہ ہے لیکن وہ اس بات سے بالکل ناواقف ہیں کہ یہ خزانہ کہاں سے آتا ہے نہ ان کو صحیح معنوں میں بتایا گیا ہے اور نہ انہوں نے کبھی سمجھنے یا معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ صرف ایک بات سوچ کر رہ جاتے ہیں کہ یہ کام جس میں ہمارا فائدہ تھا حکومت نے کیوں نہیں کیا۔ یہ نہیں سوچتے کہ اس کام کی تکمیل پر جو خرچہ ہوگا۔ وہ کہاں سے آئے گا۔

جہاں حکومت کی ذمہ داریاں یہ ہیں کہ وہ عوام کی بہبودی۔ ملک کی ترقی اور خوشحالی کے اسباب مہیا کرے۔ وہاں عوام کے فرائض بھی یہ ہیں کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور ہر کام میں اس کا ہاتھ بٹائیں۔ حکومت کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کن وسائل کی ضرورت ہے؟ ان کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

پاکستان کی حکومت ایک ایسا ادارہ ہے جو ملک کے نظم ونسق، امن آسائش، ترقی وخوشحالی کی نگرانی کرتا ہے۔ اس ادارہ کے سربراہ پاکستان کے باشندے ہیں۔ کوئی غیر افراد نہیں ہیں۔ وہ ہر وقت ملک کی بہتری اور عوام کی بہبودی کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ حکومت کے ذرائع آمدنی ملک کے اندر محدود ہیں۔ جو کچھ ملک کی آمدنی ہے۔ اس کو ملک پر خرچ کیا جاتا ہے

یہ سوچنے اور معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ حکومت جو کچھ خرچ کرتی ہے وہ کہاں سے آتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ حکومت کے پاس کوئی ایسا مستقل ذریعہ نہیں کہ وہ باہر سے مال و دولت لائے اور ملک پر خرچ کرے۔ حکومت مجبور ہے کہ وہ ملک کے اندر سے ہی اپنا اخراجات پورے کرے۔ لہٰذا حکومت نے مختلف محصول اور ٹیکس عائد کئے ہیں۔ جن کا ادا کرنا عوام کا فرض ہے۔

حکومت صرف اندرون ملک کی آمدنی پر اکتفا نہیں کرتی۔ بلکہ وہ ملک کے نظام زر کو متوازن رکھنے کے لئے متمول ممالک سے قرضے اور مالی امداد حاصل کرتی ہے۔ اور ملک کی بہتری کے لئے انہیں خرچ کرتی ہے۔ بیرونی ممالک سے وہ تحائف تحفے جو وقتاً فوقتاً ملتے رہتے ہیں وہ مستزاد ہیں۔ یہ تمام ذرائع ملک کی بہتری اور خوشحالی کے لئے بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ صرف اندرون ملک کی آمدنی جملہ ضروریات پوری نہیں کرسکتی۔ حکومت ہر وسیلہ اور ذریعہ کو بروئے کار لاتے ہوئے اگر دیگر ممالک سے امداد یا قرضہ نہ لے تو ملک میں یہ خوشحالی جو نظر آتی ہے نظر نہ آسکے اور ملکی آمدنی اس کی کفیل کسی حالت میں نہیں ہو سکتی۔

یہ غور کرنا چاہیئے کہ حکومت سے ہم اپنی آسائش، آرام اور بہبودی کی تمام امیدیں وابستہ رکھتے ہیں تو کیا حکومت بھی ہم سے ایسی ہی امید رکھتی ہے یا نہیں؟ ہر باشعور شخص یہ جواب دینے پر مجبور ہے کہ حکومت بھی ہم سے ایسی ہی امید رکھتی ہے۔ جیسی ہم حکومت سے۔ حکومت ہم سے صرف یہ امید رکھتی ہے کہ اس کے عائد کردہ مختلف ٹیکس اور محصول ادا کریں اور اس کے بنائے ہوئے اصول و قوانین پر عمل کریں۔ ایسا کرنے سے حکومت مضبوط اور عوام خوشحال بن سکتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ آپ کو ایک سفر درپیش ہے۔ آپ میں اتنی طاقت نہیں کہ اکیلے سفر کر سکیں آپ چند آدمیوں کے ساتھ سفر کرنے پر مجبور ہیں ہر آدمی نے اپنے ذمہ ایک کام لے لیا ہے یا سب نے ملکر ہر آدمی کے سپرد ایک کام کر دیا ہے اگر ان ساتھیوں میں سے ایک شخص اپنا کام انجام نہیں دیتا تو اسکے کام کا بوجھ دوسروں پر پڑے گا۔ کام انجام نہ دینے والے شخص کا آپ کی نظروں میں کیا مرتبہ ہو سکتا ہے؟ یقیناً اس کو کوئی بھی اچھا نہیں کہے گا۔ اسی طرح حکومت اور عوام ہیں ہم سب نے ملکر اس زندگی کے سفر میں کچھ کام اپنے اپنے ذمہ لئے ہیں۔ حکومت کا کام ملک کی حفاظت، ترقی، خوشحالی، برقرار رکھنا ہے۔ ہمارا کام حکومت کی مدد پہنچانا ہے۔ آپ ذرا سوچئے اور غور کیجئے کہ قیام پاکستان سے اب تک آپ نے حکومت کی کیا مدد کی ہے؟ حکومت نے آپ کے لئے کیا کام انجام دیئے ہیں۔ اور کتنے کام ابھی انجام دینے باقی ہیں۔ ان کی تکمیل میں آپ کیا مدد دے سکتے ہیں؟

اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ حکومت کتنے اہم کام انجام دیتی ہے اور دے رہی ہے۔ تو آپ حیران ہو جائیں کہ محدود وسائل میں اتنے بڑے اور اہم کام کیسے انجام دئے جاتے ہیں۔ کسی ایک شعبہ کا جائزہ بھی تفصیل کا کام ہے صرف ایک مثال سے اندازہ لگائیے۔

شہری آبادی میں روشنی۔ تعلیم۔ پانی کا انتظام اور صفائی ایسے کام ہیں کہ اگر ایک دن کے لئے یہ معطل ہو جائیں۔ تو ساری آبادی ایک عظیم مصیبت میں گرفتار ہو جائے آپ جس جگہ رہتے ہیں۔ اس محلہ کی گلیاں روزانہ صاف کی جاتی ہیں نالیاں دھوئی جاتی ہیں رات کو روشنی کا انتظام ہوتا ہے۔ سرکاری نلکہ بھی لگا ہوا ہے۔ آپ کے گھروں میں معمولی خرچہ پر پانی بہم پہنچانے کا انتظام ہے۔ قریب ہی بچوں کی تعلیم کیلئے سرکاری اسکول ہے۔ غور کیجئے کہ کیا ہر ایک آدمی ان تمام امور کو انجام دے سکتا ہے۔ یقیناً فرد واحد ان امور کو انجام نہیں دے سکتا۔ پس ایسے کام جن کا تعلق عوام کے فائدہ سے ہے اور جو اجتماعی نوعیت رکھتے ہیں۔ حکومت انجام دیتی ہے۔ اور ان قواعد کے بدلے میں عوام سے کچھ ٹیکس وصول کرتی ہے جو ان فوائد کے مقابلہ میں بہت ہی حقیر سا ہوتا ہے۔ لیکن قطرہ قطرہ جمع ہو کر دریا بن جاتا ہے اور دانہ دانہ اکٹھا ہو کر کھلیان۔ یہی حقیر سی رقم جو آپ سے وصول کی جاتی جمع ہو کر خزانہ بن جاتی ہے۔ حکومت اس رقم کو آپ پر اور آپ کے ملک پر صرف کر دیتی ہے

عام لوگوں میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ وہ دوسروں کی مثال دینے لگتے ہیں اور یہ سوچنے کے عادی بن گئے ہیں کہ فلاں شخص ایسا کرتا ہے تو میں بھی کیوں نہ کروں اور عموماً یہ اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ کسی اچھے اور مفید کام کے لئے ان سے کہا جائے۔ اور بالخصوص وہ کام اجتماعی فائدہ بھی رکھتا ہو۔ یہ رجحان بھی اسی سبب سے پیدا ہوتا ہے کہ ہم صرف اپنی ذات اور اپنے فائدے کو پیش نظر رکھتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ انفرادی فائدہ سے اجتماعی فائدہ انتہائی ضروری ہے۔ انفرادی فائدہ میں صرف آپ کا حصہ ہے لیکن اجتماعی فائدہ میں آپ کے حصہ کے علاوہ دوسروں کا حصہ بھی شامل ہوتا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کو پھر بھی اتنا مل جاتا ہے۔ جتنا آپ انفرادی فائدہ میں حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں آپ کا انفرادی فائدہ اور حصہ الگ ہوتا ہے۔ اور اجتماعی فائدہ اور حصہ الگ برقرار رہتا ہے۔ اس طرح آپ دگنا فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی قوم اور ملک کو بھی فائدہ پہنچا دیتے ہیں مثلاً "نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ" کی خریداری سے جس طرح کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور سرمایہ ملک وقوم کی ترقی میں صرف ہوتا ہے۔

آپ حکومت کے محدود وسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس سے وہی توقع رکھیئے۔ جس کی وہ کفیل ہو سکے۔ ساتھ ہی آپ اپنے فرائض بھی محسوس کیجئے کہ آپ ملک کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ اور حکومت کا ساتھ کس حد تک دے رہے ہیں؟ اگر آپ حکومت سے تمام توقعات وابستہ کریں۔ اور ان توقعات کے پورا ہونے میں حکومت سے بغاوت نہیں کرتے اور پورا نہ ہونے کی صورت میں حکومت کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں تو یہ ہرگز مناسب نہیں ہے۔ آزاد مملکت کے آزاد شہری کا فرض ہے کہ وہ حکومت کا حق ادا کرکے حکومت سے اپنا مطالبہ پورا کرائے یہ یاد رکھئے کہ انفرادی احساس ہی اجتماعی صورت اختیار کرتا ہے۔ اگر آج آپ تنہا اپنے فرائض کی بجا آوری کا پختہ ارادہ کریں اور اس پر مضبوطی سے قائم رہیں تو کچھ دن کے بعد یہی احساس دوسروں میں پیدا ہو جائے گا۔ اس طرح پورا ملک فرائض کی بجا آوری میں مستعد نظر آنے لگے گا۔ دوسروں کی مثال نہ دیجئے۔ بلکہ آپ خود اپنے عمدہ کردار اور اچھے عمل کی وجہ سے دوسروں کے لئے نمونہ اور مثال بننے کی کوشش کیجئے۔

خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

من بنی للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

عیسائی اقوام کو اسلام سے روشناس کر کے ان کی تعلیم و تربیت تنظیم اور عبادت کے لئے مغربی ممالک میں مساجد کا قیام اشد ضروری ہے۔ اکناف عالم کی سعید ارواح حقیقی اسلام قبول کر کے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ پیش کر سکیں۔

مسجد فرانکفورٹ

اس وقت مسجد فرانکفورٹ (جرمنی) زیر تعمیر ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مقرر فرمودہ سکیم پر عمل سے بہت بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ہر وقت حسب ذیل ہدایات کو مدنظر رکھیں اور حسب موقع رقوم ادا فرماتے رہیں۔

(۱) بڑے تاجر: مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۲) چھوٹے تاجر: ہر ہفتہ کے پہلے سودے کا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) ملازمین: ا۔ ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ دے۔

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا بیسواں ($\frac{1}{20}$) حصہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔ نیز ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی وغیرہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری مل جائے اس کا دسواں حصہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۶) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور دس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

(۷) ہنسا (راع) احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب:۔ مثلاً نکاح و شادی بیٹے بیٹی کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

غانا مغربی افریقہ میں اساتذہ کی فوری ضرورت

احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی غانا میں اساتذہ کی مندرجہ ذیل تین اسامیوں کی فوری ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع تعلیمی کوائف و نقول اسناد وکیل التبشیر ربوہ کے نام ارسال کر دیں۔ درخواست کے ہمراہ علاقہ کے امیر کی تصدیق اور سفارش بھی ضروری ہے۔

(۱) آسامی ۔ ایم۔ اے ریاضی فرسٹ کلاس

(۲) آسامی ۔ ایم۔ اے جغرافیہ کم از کم سیکنڈ کلاس

(۳) آسامی ۔ مولوی فاضل بی۔ اے انگلش۔

تعلیمی تجربہ رکھنے والے درخواست دہندگان کو ترجیح دی جائے گی۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

---

(۸) یہ عاجز بہت عرصہ سے ایک محکمانہ الجھن میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے پریشانیاں دور فرمائے آمین

(علی محمد ملتان محلہ چاہ بوہڑ والا)

حضور کی دعائے خاص کا ایک سنہری موقعہ

احباب ۳۱ جولائی تک وعدہ پورا کر دیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مخلصین جماعت کے ایک خاص حصہ کو ۳۱ مارچ تک چندہ تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی ادا کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وہ سابقون ہیں جن کے لئے حضور انور نے دعا فرمائی۔ ان کے علاوہ بعض ایسے مجاہد ہیں جو اپنا چندہ بالاقساط دے رہے ہیں۔ اور کئی دوست محض اقتصادی مشکلات کے باعث کوئی بھی قسط ادا نہیں کر سکے۔ ان سب کے دلوں میں ایسی خواہش کا پایا جانا ایک طبعی امر ہے کہ اگر حضرت امام پاک کی دعا کے حصول کے لئے کوئی اور موقعہ پیدا ہو جائے تو وہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی وعدہ پورا کر دیں گے۔ ایسے دوست نوٹ فرمائیں کہ ان کے لئے اب دوسرا موقعہ ۳۱ جولائی کا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:

"جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔ جن سے یہ نہ ہو سکے ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کر دیں . . . . . تاکہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے"

انشاء اللہ سابقون کے دوسرے دور یعنی ۳۱ جولائی تک وعدہ سو فیصدی ادا کرنے والے مخلصین کے نام بغرض دعا حضور کی خدمت عالیہ میں پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وظائف نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

(محکمہ انڈسٹریز مغربی پاکستان)

دس وظائف ایشیا فاؤنڈیشن کی طرف سے ہر ایک مالیتی سات صد روپیہ اعلیٰ قابلیت والے طلبہ کے لئے جو کالج کی فنڈ سے منڈل کلاس میں بغرض حصول نیشنل ڈپلومہ آرٹ انڈسٹریل ڈیزائن یا آرکیٹکچر داخل ہوں فارم درخواست و پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب ہوں

شرائط :۔ انٹرمیڈیٹ (ایف اے یا ایف ایس سی) انگلش و ڈرائنگ میں اعلیٰ قابلیت ہو۔ درخواستیں برائے وظائف $\frac{۸}{۵۹}$ تک دفتر کالج میں پہنچیں۔ امتحان و انٹرویو پشاور، کراچی۔ لاہور۔ کوئٹہ و ڈھاکہ میں۔ (پ ٹ $\frac{۱۵}{۵۹}$) (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ (اہلیہ چوہدری عبدالرحمن صاحب) جو عرصہ پانچ سال سے بیمار تھیں ان کا اپریشن ۲ر جولائی ۵۹ء کو ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (لیفٹیننٹ بشیر لطف الرحمن ناظم آباد کراچی)

(۲) اخی المکرم چوہدری فیض احمد صاحب نمبر دار چک $\frac{۲۲}{ای۔ بی}$ کے پسر اکبر چوہدری رشید احمد صاحب بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(حکیم عبید اللہ رانجھا۔ ربوہ)

(۳) ہم چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے یہ پریشانیاں دور کرے اور ہر شر سے محفوظ رکھے آمین (ناصرہ لاہور)

(۴) میرے بھائی ایک محکمانہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب کرام سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی ہمشیرگان عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے جملہ عوارض کو دور فرمائے (افتخار احمد گھوگھیاٹ ڈاکخانہ میانی ضلع سرگودھا)

(۵) میرے والد محمد اسمٰعیل صاحب فوق عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ایک ہفتہ سے بیماری کا حملہ سخت ہے۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (منور احمد جاوید)

(۶) عاجزہ ایک طویل عرصہ سے بیمار ہے اور اب گورنمنٹ ہسپتال سرگودھا میں بغرض علاج داخل ہے۔ بزرگان سلسلہ سے نہایت ہی درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ سلطانہ عزیز بیڈ ۱۲ فیملی ٹی بی وارڈ ۲ گورنمنٹ ٹی بی ہسپتال سرگودھا (لائلپور روڈ)

(۷) خاکسار نے اس سال کراچی سے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یوسف بقاپوری ابن محمد اسمٰعیل بقاپوری)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو فوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۷۹: میں فقیر محمد ولد قائم دین قوم بھٹی۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت ذاتی جائیداد کوئی نہیں ہے۔ چونکہ میں مہاجر جموں کا ہوں اس وقت میرا ملازمت پر گزارہ ہے جو مبلغ پچاس روپے ہے اس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وارث ہوگی۔

العبد بقلم خود فقیر محمد مددگار کارکن سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔
گواہ شد غلام احمد واقف زندگی۔
گواہ شد سید سعید احمد واقف زندگی۔ دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری سندھ سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کنری۔

نمبر ۱۵۳۸۰: میں عبد الرشید رازی ولد عبد الکریم رازی۔ قوم شیخ پیشہ مبلغ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منٹگمری شہر صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار الاؤنس پر ہے جو کہ مبلغ نو پونڈ ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اپنی کمی بیشی آمد سے اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد عبد الرشید رازی۔
گواہ شد مسٹر طاہر رازی۔
گواہ شد نذیر احمد بشر امیر و انچارج مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ غانا

نمبر ۱۵۳۸۱: میں لفٹیننٹ ملک مظفر احمد ولد شیخ علی محمد رضی اللہ عنہ قوم ککے زئی پیشہ پنشنر عمر تقریباً ۶۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن اصل متوطن دھرم کوٹ رندھاوا۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور حال ۸۹/۱۱ پرتاپ سٹریٹ لاہور نسبت روڈ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ یکم مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف دو کنال اراضی ہے جو میں نے ۱۹۴۸ء میں بعوض ۰/-۰ روپے خریدی تھی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ اراضی ربوہ ضلع جھنگ بیوت الحمد پلاٹ نمبر ۲۸-۲۹ واقعہ ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۷۵/۰ روپے ماہوار پنشن ہے۔ اس رقم کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اپنی وفات سے پہلے کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع انجمن کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دوں گا اور یہ وصیت ۱/۱۰ حصہ کی اس پر بھی حاوی ہوگی۔ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ۔

العبد مظفر احمد بقلم خود ۸۹/۱۱ پرتاپ سٹریٹ نسبت روڈ لاہور
گواہ شد ذکاء احمد ملک پسر موصی بقلم خود
گواہ شد سلیم احمد ملک وکیل پسر موصی۔
گواہ شد ملک منظور احمد خاں سیکرٹری وصایا حلقہ سول لائن لاہور

نمبر ۱۵۳۵۸: میں مسماۃ مبارکہ بیگم زوجہ صوفی نذیر احمد قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سابق سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ نیز ایک سلائی مشین جس کی قیمت مبلغ ۲۵۰ روپے ہے۔ کانٹے طلائی مبلغ یک صد روپیہ۔ ایک انگوٹھی مبلغ ۰/-۰ روپے کل جائیداد مبلغ ۸۹۰/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ مشین کی آمد بھی ہوتی ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں گی نیز بوقت وفات جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:- مبارکہ بیگم
گواہ شد:- صوفی نذیر احمد خاوند موصیہ ولد میاں محمد عبد اللہ بمقام محمد آباد اسٹیٹ براستہ ٹالہی ضلع تھرپارکر سندھ
گواہ شد:- محمد عبد اللہ بقلم خود

نمبر ۱۵۳۷۵: میں رسول بی بی بیوہ گل محمد صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا حق مہر میرے خاوند مرحوم مجھے اپنی زندگی میں ادا کر چکے ہیں۔ جو کہ پرانے زمانہ کے دستور کے مطابق بتیس روپے تھا۔ اس کے علاوہ میرے گھر کے برتن اور پارچات ہیں جن کی قیمت اندازاً اڑھائی صد روپے ہے۔ میں اس یکصد روپیہ و سامان خانگی و برتن و حق مہر کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے خوراک و پوشاک کے کفیل میرے بچے ہیں اس کے علاوہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائیداد ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن مذکور ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا رسول بی بی بیوہ گل محمد مرحوم چک ۴۶ شمالی سرگودھا۔
گواہ شد:- سعید احمد ولد مستری محمد اسماعیل آرہ چکی ربوہ۔
گواہ شد:- منیر احمد کاتب پسر رسول بی بی صاحبہ موصیہ محلہ دار الصدر ربوہ۔

نمبر ۱۵۳۷۳: میں حمید احمد رانا ولد چوہدری رشید احمد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تئیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی بھی اس وقت منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے والد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔ میری آمد اور گزارہ چھ سو نوے روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی میں جائیداد پیدا کروں یا مجھے ورثہ میں ملے تو اس پر بھی یہ وصیت ۱/۱۰ کی حاوی ہوگی۔ نیز اگر میرے مرنے پر بھی میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:- حمید احمد بقلم خود معرفت شاہنواز لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳
گواہ شد:- مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ ہال۔ کراچی ۳
گواہ شد:- آغا محمد عبد اللہ خاں C/O شاہنواز لمیٹڈ وکٹوریہ روڈ کراچی ۳

نمبر ۱۵۳۸۱: میں ہاجرہ بیگم زوجہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پشاور شہر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے کڑے طلائی نو تولے (قیمت اندازاً نو صد روپیہ) ہار طلائی ایک عدد ۵ تولے (قیمت اندازاً پانچ صد روپیہ) بندے طلائی دو تولے (قیمت اندازاً دو صد روپیہ) جھمکے ایک تولہ (قیمت اندازاً یکصد روپیہ) کل مالیت سترہ صد روپیہ اس میں میرا حق مہر مبلغ آٹھ صد روپیہ بھی شامل ہے۔ جو میں اپنے خاوند سے وصول بصورت زیور کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ جو جائیداد میں پیدا کروں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ:- ہاجرہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب دروازہ ہشت نگری مکان نمبر ۲۲۶۹ محلہ جگن ناتھ پورہ۔ پشاور شہر
گواہ شد:- محمد سعید ولد محمد شریف محلہ موہن پورہ گلی ۲/۱ راولپنڈی حال پشاور۔ یکم مارچ ۱۹۵۹ء۔
گواہ شد:- ڈاکٹر مبارک احمد خاوند موصیہ دروازہ ہشت نگری پشاور۔ یکم مارچ ۱۹۵۹ء

برائے توجہ مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ

ضلع گوجرانوالہ کی مجالس ہائے انصار اللہ نے مجلس کے دفاتر کی تعمیر کے لئے مبلغ پانصد روپیہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا مگر ابھی تک کسی مجلس نے اپنے حصہ کے وعدہ کو مرکز روانہ نہیں کیا۔ آپ نے جو وعدہ کیا ہے۔ مہربانی فرما کر اسے جلد سے جلد پورا فرما کر تعمیری منصوبہ میں مرکز کی معاونت فرمائیں۔ اپنی کارگزاریوں سے مجھے بھی مطلع فرماویں۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ زعیم مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ)

آج دنیا میں ایسی تنظیمیں موجود ہیں جو عالمی پیمانے پر خدمتِ خلق کا فریضہ ادا کر رہی ہیں!

ان کے بالمقابل ہمارا امتیاز اسی بات میں ہے کہ ہماری خدمت خلق روحانی اقدار کی حامل ہو

استقبال و الوداع کی مشترک تقریب میں مبلغ امریکہ ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کی تقریر

ربوہ ۹ار جولائی ۔ امریکہ میں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم ۔اے پی ایچ ۔ڈی نے اس امر پر زور دیا ہے کہ خدام الاحمدیہ کی حیثیت میں ہمارا امتیاز اسی میں ہے کہ ہم خدمتِ خلق کا فریضہ اس طور سے بجا لائیں کہ جو اسلام کی پیش کردہ روحانی اقدار کا آئینہ دار ہو ——— مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف استقبال و الوداع کی مشترک اس تقریب میں تقریر فرما رہے تھے جو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار کی طرف سے بیرونی ممالک سے واپس تشریف لانے والے اور تبلیغ اسلام کی غرض سے باہر جانے والے مجاہدینِ اسلام کے اعزاز میں منعقد کی گئی تھی۔

تقریب کا آغاز

اس تقریب کا آغاز کل شام خواجہ ریسٹورنٹ میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا ۔ سب سے پہلے مکرم ملک سعادت احمد صاحب نے مجلس گول بازار کی طرف سے مجاہدینِ اسلام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا ۔ آپ نے مبلغ امریکہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر اور مبلغینِ مشرقی افریقہ مکرم حافظ بشیر الدین صاحب و مکرم مولوی نور الدین صاحب منیر کو ان ممالک سے کامیاب مراجعت پر خوش آمدید کہا ۔ اور اسی طرح مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم کی خدمت میں جو عنقریب دوسری مرتبہ عازم مغربی افریقہ ہو نیوالے ہیں الوداعی جذبات کا اظہار کیا ۔ اور ان میں سے ہر مجاہد کی تبلیغی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں سراہا ۔ ایڈریس کے جواب میں مبلغینِ کرام نے اپنی جوابی تقریروں میں مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ممالکِ بیرون میں تبلیغ اسلام کے بعض ایمان افروز حالات بیان کئے ۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ کے مقصد یعنی فریضۂ خدمتِ خلق کی ادائیگی پر بھی عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

خدام الاحمدیہ کے قیام کا مقصد

بالخصوص مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے (جو ابتدائی چھ سال تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں معتمد کے عہدہ پر فائز رہ چکے ہیں) اپنی تقریر میں خدام الاحمدیہ کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس مجلس کا قیام مشیّتِ الٰہی کے تحت ایک ایسے وقت میں عمل میں آیا کہ جب عالمی تاریخ ایک خاص موڑ پر پہنچ چکی تھی ۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب دوسری عالمی جنگ کی طرح پڑ رہی تھی اور اس جنگ کے بعد دنیا میں عالمی پیمانے پر خدمتِ خلق کا فریضہ ادا کرنے والی ایک ہمہ گیر تنظیم کی بنیاد پڑنے والی تھی ۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا مقصد بھی یہی تھا کہ نوجوانوں کو اسلام کے پیش کردہ معیار کے مطابق خدمتِ خلق کا فریضہ ادا کرنے کے قابل بنایا جائے عالمی جنگ ختم ہونے کے بعد دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں نے قیامِ امن کی غرض سے جب ایک بین الاقوامی تنظیم کی بنیاد رکھی تو انہوں نے محسوس کیا کہ اس تنظیم کا مقصد جنگ کے امکان کو روکنا ہی نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ضروری ہے کہ یہ تنظیم عالمی پیمانے پر خدمتِ خلق کا فریضہ بھی ادا کرے تا کہ رفاہِ عامہ کے ذریعہ دنیا میں امن کی مستقل بنیاد پڑ سکے ۔ چنانچہ اقوام متحدہ کے نام سے جو تنظیم قائم ہوئی اسکے متعدد شعبے بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود سے متعلق امور کی سرانجام دہی کے لئے وقف ہیں ۔ جہاں سلامتی کونسل تحفظِ امن کیلئے کوشاں ہے وہاں یونیسکو' ایف اے او اور اسی قسم کے متعدد شعبے بنی نوع انسان کی عالمی پیمانے پر خدمت کرنے میں مصروف ہیں ۔ تحفظ امن کا شعبہ (یعنی سلامتی کونسل) جتنا ناکام ہے اتنے ہی خدمتِ خلق کے شعبے کامیاب ہیں ۔ ان شعبوں کے حلقہ کار کی وسعت اور انکی مساعی کے شاندار نتائج اس امر پر گواہ ہیں کہ خدام الاحمدیہ کے قیام کے بعد سے خدمتِ خلق کے تصور میں ایک انقلاب رونما ہو چکا ہے ۔ اب جہاں تک ان اداروں کے وسائل اور خدمت کی وسعت کا تعلق ہے ہم انکا کسی صورت میں بھی مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ اس لحاظ سے ہم ان کے پاسنگ بھی نہیں ہیں ۔ البتہ ہمیں ان کے بالمقابل ایک امتیاز حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اسلام کی پیش کردہ روحانی اقدار کے حامل ہیں ۔ ان اقدار کے زیر اثر ہم دنیوی لحاظ سے بے بضاعت ہونے کے باوجود خدمتِ خلق کا فریضہ اس طور سے ادا کر سکتے ہیں کہ جس کی روئے زمین پر کوئی مثال نظر نہ آئے ۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم اسلام کی جیتی جاگتی تصویر بن جائیں ۔ ہمارے قول اور فعل میں ایسی مطابقت ہو کہ جسے دیکھکر دنیا عش عش کر اٹھے ۔ پھر ہم دنیا کو خادم خلق ہی نہیں بلکہ مجسمہ خدمت نظر آئیں گے اور خدمت خلق کے میدان میں کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا ۔ خدا تعالیٰ ہمیں خدمت کا یہ معیار قائم کرنے اور اسے نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک عظیم الشان نشان

آخر میں صاحبِ صدر محترم شمس صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔ یورپ امریکہ اور افریقہ سے مبلغین اسلام کی مراجعت اور ان کی بجائے نئے مبلغین کی روانگی میں ہمارے لئے ایک زبردست خدائی نشان مضمر ہے اور وہ یہ ہے کہ آج سے ستر سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں پیشگوئی کے طور پر فرمایا تھا کہ تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے وہ وقت دور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا یورپ امریکہ کے دلوں میں نازل ہوتی دیکھو گے ان مبلغین کرام کا ایشیا یورپ امریکہ اور افریقہ وغیرہ کے ممالک میں جاکر تبلیغِ اسلام کرنا اور وہاں کے لوگوں کا رفتہ رفتہ قبول حق کی سعادت سے بہرہ یاب ہونا اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورے ہونے پر دال اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک زندہ گواہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔ یہ سب مبلغین خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے جو سامان کر رہا ہے ان میں اس نے انہیں بھی حصہ عطا کیا ہے ۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے ۔ جہاں مبلغین کا فرض ہے کہ اس طور پر خدمت اسلام کا فریضہ ادا کرتے چلے جائیں ۔ جو اس اعزاز کے شایانِ شان ہو ۔ وہاں احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ مبلغین کرام اور ان کے کام کی قدر کرتے ہوئے ہر آن ان کے لئے دعاگو رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کوششوں کے شاندار نتائج ظاہر فرمائے

بعد ازاں مکرم عبد العزیز صاحب زعیم حلقہ گول بازار نے مبلغین کرام اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا ۔ اور اجتماعی دعا پر یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔ جو محترم شمس صاحب نے کرائی۔